اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر چہارم و پنجم و ششم — معہ — جلد نہم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

قیمت رسالہ و ضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ؎ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے۔ خاص درؤساء اہل اسلام بنظر اعانت سو روپیہ عنایت فرماتے ہیں بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں رعایتیہ سے ۶ روپیہ لئے جاتے ہین۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہیں تین روپیہ جو دس روپیہ [illegible] ہیں اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اون کو بلا قیمت دیا جاتا ہے۔ ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے اسکی عام قیمت تین روپیہ ہے خاص چھ روپیہ۔ رعایتی عہ؎۔ ادنی ۱۲؎۔ آخری دعاء لقا

ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور دہلی دروازہ

اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی میں شائع ہوا تھا دسمبر سے پہلے اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی پرچہ شائع نہیں ہو سکا جسکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار (ایڈیٹر) ۱۵ اگست سے ۲۹ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات میں ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہیں لکھ سکا۔ اسی اثناء میں شملہ کا سفر پیش آگیا۔ اس سفر میں اکثر روزانہ گشت رہتا تھا تمام ایام قیام شملہ میں کوئی ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ اس میں گورنمنٹ پنجاب یا گورنمنٹ آف انڈیا میں ایک دو دفعہ حاضر ہونیکا اتفاق نہ ہوتا تھا۔ اور ایام سکون میں بھی ان ہی ضروریات کے متعلق خط و کتابت میں استغراق رہتا رسالہ کی مضمون نویسی کے لئے اگر وقت سالم بھی میسر آیا

فہرست مضامین

(۱) اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری۔

(حسین ایک عمدہ کارگذار [illegible]

(۲) معاندین کنجہ [illegible]

التماسات۔

۱۔ بابت باقیات

۲۔ بابت حصہ انگریزی

۳۔ شرح بابت ہوا [illegible]

(۳) گورنمنٹ کا شکریہ [illegible]

(۴) انسداد فساد ہندو مسلمانو [illegible] کی تجویز۔

(لائق توجہ گورنمنٹ)

(۵) اہلحدیث کا خطاب [illegible] اور دوسری اسلامی فرقوں [illegible] دل آزار نہین۔

(لائق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی [illegible]

(۶) سرمہ چشم آریہ

(۷) البقیہ بعض تہاجر [illegible]

(لائق ملاحظہ متن خوانان [illegible]

(۸) تلخیص رسالہ علم الہی عقلی [illegible]

(۹) ہمعصروں کو دوستانہ [illegible] نصیحت۔

(۱۰) مشاورہ کا نشو [illegible] جسمین غنیمہ اردو کہا گیا ہے

اعلام

گذشتہ جلد کا جسکا اشتہار رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین [illegible]

وکٹوریہ پریس لاہور مین چھپا

یہ کیفیت پڑھکر ہمکو امید ہی ہمارے ناظرین وخریدار اہلحدیث ہمکو معذور سمجھکر اس عرصہ کی غیر حاضری کو معاف فرماینگے خصوصاً اُسوقت جبکہ ہماری اس تگ ودو کا عمدہ ومفید نتیجہ عنقریب مشاہدہ فرماینگے اُسوقت تو ہمکو اپنے قدردان معاونون وخریدارون سے یہ بھی امید ہے کہ ہمکو آیندہ خدمت سے بری کرکے پنشن کا مستحق سمجھینگے اور ہمارے کسی وقت کی غیر حاضری پر کبھی آشفتہ خاطر نہونگے وہ وقت ظہور نتیجہ عنقریب آنا چاہتا ہے ومن اللہ التوفیق -

معاونین کی خدمت مین
ضروری التماسات
اوّل

باقیات ۱۸۸۵ع کی لئے جنوری ۱۸۸۶ع سے یاددہانی ہو رہی ہے - جسپر اکثر حضرات کی توجہ نہین ہوئی - اور طرفہ یہ کہ اخیر کی یاددہی جو گشتی [illegible] ہوتی ہے بیرنگ خطوط کے ذریعہ عمل مین آئی ہے - اس سے بھی ان حضرات کو تاثیر نہوئی - اکثر صاحبون نے نہ روپیہ ارسال کیا نہ جواب خط دیا نہ بجز ایک دو صاحب کے کسی نے خط بیرنگ واپس کیا ان حضرات کیخدمتمین ہم مودبانہ التماس کرتے ہین کہ اگر وہ قیمت دینا اور آیندہ پرچہ لینا نہین چاہتے تو ہمکو اسی امر سے آگاہ کرین - ہم اپنے پچھلے حساب کو یوم الحساب پر چھوڑتے ہین اور انکو زیر باری رسالہ سے سبکدوش کرتے ہین - اور اگر ادائے قیمت کی نیت ہی تو براہ مہربانی ہماری خطوط کا جواب دین - اور اسمین ادائے قیمت کا جتنا لمبا چاہین وعدہ مقرر کرین - اس التماس پر بھی وہ سکوت اختیار کرینگے تو اُن کے نام بیرنگ خطون کا سلسلہ برابر جاری رہیگا - اور جس خریدار نے ہمارا بیرنگ خط ریفیوز کرکے واپس کیا اسکا رسالہ بند ہوگا *

التماس دوم

نمبر اول حصہ انگریزی رسالہ اشاعۃ السنہ کی (جسمین مضمون "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض" درج ہے) دو سو کاپیان چھپوائی گئی تھین - از انجملہ تقریباً اکسو کاپی تو بلا قیمت تقسیم ہوئی جسمین سے ایک ثلث سے زائد حصہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کیخدمتمین پیش ہوا - باقیماندہ سو سے (۵۵) کاپیان خریدارون کے نام روانہ کی گئین - از انجملہ (۹) خریدارون نے (جنکی قیامگاہ یہ مواضع ہین - وزیر آباد - کراچی - چہانگا مانگا - الہ آباد - ترکلوا

کاکو - نابھہ - کھورشی - کوہ منصوری) ارادہ خریداری و معاونت ظاہر کیا - اور بعض محسنون نے زر اعانت بھی ارسال فرمایا ہے ✦

(۲۰) خریدارون نے بشمول چند اشخاص غیر خریدار معاونون کہ جنکے مواضع قیام یہ ہین لاہور - لودیانہ - انبالہ - ہوشیارپور - دہلی - ناگپور - جبلپور - آرہ - بنارس - بمبی - سملہ (سابق ڈیرہ اسمعیلخان) اسٹور (حال کوئٹہ) غازی پور - ڈیرہ دون کچھ روپیہ ارسال کیا ہی مگر وہ صرف نمبر اول کی قیمت ہی یا اسی نمبر کے متعلق ایک خاص ضرورت کے لئے جسکو فرستادگان جانتے ہین اعانت ہی - اس سے انکا آئندہ کیلئے خریدار یا معاون پرچہ ہونا مفہوم نہین ہوتا اور (۲) صاحبون نے (جنکی مواضع سکونت رحیم آباد - پورٹ بلیر ہے) وعدہ قیمت یا معاونت پرچہ کیا ہی اس سے بھی انکی آئندہ خریداری و معاونت کا حال معلوم نہین ہوتا باقیماندہ ۴۴ خریدارون نے جنکے محل اقامت یہ مقام ہین - مدراس - مردان - بنگلور - راولپنڈی - جونپور - میانمیر (حال امرتسر) [illegible] لاہور - علیگڈہ - منٹگمری - پیہانہ - لکھنؤ - مالیرکوٹلہ - کرنول - پشاور - امرتسر محض سکوت اختیار کیا ہے - نہ زر قیمت یا معاونت پرچہ ارسال کیا نہ آئندہ خریداری کی نسبت ارادہ ظاہر فرمایا ہے ✦

لہذا حصہ انگریزی کا دوسرا نمبر جسمین مضمون "نواب صاحب بھوپال اور اُن کے اسلامی یا ملکی بہائی" درج ہے اور وہ (۵۱) صفحہ مین تیار ہو کر شائع ہوا ہے صرف نو اشخاص (معاونین قسم اول کیخدمتمین روانہ ہوا ہے - باقیماندہ (۴۶) اشخاص (معاونین اقسام ثلثہ) کی خدمت مین روانگی نمبر ۲ سے انکے ارادہ خریداری معلوم نہونے کے سبب توقف ہوا ہے اور آئندہ بھی جبتک ان کی طرف سے مطالبہ نہوگا توقف رہیگا ✦

لہذا جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق و ارادہ رکھتے ہین وہ اپنے شوق و ارادہ سے ہم کو جلد آگاہ کرین ✦

درصورت توقف ہم نمبر اول کی جو خریدارون کو وصول ہو چکا ہے قیمت حسب حیثیت خریداران ان کے حساب مین درج کرینگے اور آئندہ ان خریدارون کیلئے جن کی درخواست

نہ ہونگیگی کوئی کاپی نہ چھپوائینگے صرف ان چند کاپیون کے چھپوانے پر (جو گورنمنٹ مین پیش کرنے یا موجودہ خریدارون کو تقسیم کرنیکے لئے مکتفی ہون اکتفا کرینگے ✤

پہر جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق وارادہ ظاہر فرماینگے وہ اپنا مطلوب نپاینگے اِس رسالہ کا مضمون "اہلحدیث پُرانا خطاب ہے" انگریزی مین ترجمہ ہوچکا ہے - اِس کا طبع ہونا خریدارون کیطرف سے ہماری التماس کے جواب آنے پر موقوف ہے وہ مہربان اِس التماس کے جواب مین جو کچھ مناسب سمجہین جلد ظاہر کرین - صوم سکوت اختیار نہ فرمائین کہ اسمین ان چند شائقین کا جو ارادہ خریداری ظاہر کرچکے ہین اوراس قومی ضرورت کا جسکے لئے وہ مضمون ترجمہ کیا گیا ہے حرج متصور ہے ✤

التماس دوم

ہماری التماس معروضہ نمبر ا جلد ۹ صفحہ ۳ سطر ۹ و ۱۴ کو صرف بعض حضرات معاونین نے توجہ سے ملاحظہ فرمایا ہے اور قیمت رسالہ کو حسب حیثیت خود بڑہا دیا یا کوئی معقول عذر جس سے ہمکو بجز تسلیم چارہ نہوا پیش کیا - اکثر حضرات نے اسمین سکوت اختیار فرمایا ہے - ان کیخدمت مین التماس مذکور کا فقرہ اخیر دوبارہ عرض کیا جاتا ہے - "کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایکروپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا اسمین جو صاحب کچھ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بفور ملاحظہ التماس ہذا کرین - ورنہ اپنے آپ کو ایکروپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہے) خریدار سمجہین" اس دوبارہ عرض پر بھی اُن کا سکوت رہا تو اُن کو عام قیمت پر راضی سمجہا جاویگا اور ۱۸۸۶ء سے اسی حساب کے مطابق انسے مطالبہ قیمت ہوگا - جن صاحبون کا روپیہ بابت ۱۸۸۶ء آیا ہے اور وہ ان کی حیثیت آمدنی کے موافق نہین ہے ان کا روپیہ تا تصفیہ معاملہ درج حساب نہوگا وہ صاحب اپنے معاملہ کا تصفیہ کرین توہم ان کا روپیہ درج حساب کرکے انکے نام کی رسیدات بہیجین ✤

گورنمنٹ کا شکریہ

اور

اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

{قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لایشکر الناس لایشکر اللہ
ہمارے پیغمبر کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکر گذار نہین وہ خدا کا بھی نہین ÷ ÷}

۱۸۶۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد* مضامین مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپسمین متلازم ہین مسلمانون [illegible] (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ ملازمت کسب تجارت ۔ زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین ۔ بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے ۔ (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

---

* یہ مضامین اشاعۃ السنۃ مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام مین ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظ نہین کین نقل کئے جاتے ہین ۔ ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو اُن کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ ۴ قیمت ارسال ہو سکتے ہین ۔

جلد اوّل اشاعۃ السنۃ مین بصفحہ ۳۴۵ یہ دعوی کر کے کہ "مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندہے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکھانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین" اسکے ثبوت مین چند آیات و احادیث نقل کرکے اسکی تشیل مین بصفحہ ۳۴۸ لغایت ۳۷۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

(۴)
سیڑھی ہے مسلمانون کے لئے ممنوع نہین ہے۔ اور اہل اسلام کے لئے اقوام غیر کی نوکری بہرحال اور مطلقاً منع نہین ہے''۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان مضامین نے ہمکو امید ہے (چنانچہ سماع و مشاہدہ مین بھی آچکا ہے) بہت لوگون پر اثر کیا ہوگا اور ان کو تحصیل اسباب حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کی طرف جو ترقی دین کا ذریعہ ہے متوجہ کر دیا ہوگا۔ اس قسم کے مضمون ہم تین اور لکھنا چاہتے ہین۔ جنکی تحریر کا

ہین جو دیوانی۔ فوجداری کلکٹری پولٹیکل وغیرہ معاملات دنیاوی کے متعلق ہین۔

اور جلد سوم مین نمبر ہشتم کے ضمیمہ مین بصفحہ (۲) کہا ہے۔ ''ذاتی کام (جو کسی خاص شخص سے متعلق ہو) گو ایک شخص اپنی ہی ذات سے کر سکتا ہے مگر جمہوری کام کا اتمام بدون جمہوری اجتماع و معاونت کے ممکن نہین ہے مثلاً ایک شخص اپنی ذات سے عابد یا زاہد بنا چاہے تو کسی مسجد کے حجرہ مین و معتکف ہو کر عابد یا زاہد بن سکتا ہے مگر کسی قوم کا ہادی یا مربی بننا چاہے تو اس امر کے لئے صرف حجرہ اور اسکی ذات کافی نہین ہے بلکہ اور انصار و اعوان کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ بادی النظر کا فتوے ہے اور اگر نظر غائر سے دیکھا جاتا ہے تو جن کامون کو ذاتی خیال کیا جاتا ہے ان کا اتمام و حسن انجام بھی بدون جمہوری معاونت کے ممکن نہین ہے۔

اسی عابد یا زاہد کو مسجد کے حجرہ مین دوسرا شخص کھانا نہ پہنچائے تو چند روز مین اسکو اعتکاف توڑنا پڑے۔ اسکی عبادت کے لئے کپڑا۔ بوریا۔ کوزہ کوئی بہم نہ پہونچائے تو عبادت کا قافیہ تنگ ہو جاوے۔ سر اسکا یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اسلئے وہ اپنے ہر کمال مین (ذاتی خواہ جمہوری) جمہوری معاونت کا جو تمدن کے لوازم سے محتاج ہے۔''

اور جلد چہارم مین بصفحہ ۱۱۲ کہا ہے۔ ''پہلی صدیون کے مسلمان جو اصلی اسلام پر تھے انہون نے وہ ترقیان حاصل کی ہین کہ اقوام غیر نے انکی ترقی و کمالات کو تسلیم کر لیا ہے۔

ہم جلد ۴ وغیرہ کے متعدد نمبرون مین وعدہ دے چکے ہین - ایک مضمون "دنیا" جس مین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ "دنیا جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہی سونے چاندی ثروت و شوکت جاہ وحشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لئے ناموزون ونامناسب ہو - بلکہ دنیا وہ ہی جو خدا سے اور آخرت سے غافل کرے ہے ٥

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن + نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

نقصان [illegible]

اور اُن کی شاگردی کو اختیار کیا ہی - پچھلے زمانہ کے مسلمانون مین اوہام باطلہ وخیال فاسدہ پہیل گئے توان توہمات وتعصبات نے انکو ترقی وکمالات سے روکا اصل مذہب اسلام کسی طرح معاشرت مین خلل انداز نہین ہے"

پہر بصفحہ ۲۴ ابجاالکلام غیر کہا ہے - "علوم کو اگلے مسلمانون نے ایک اعلی درجہ کی تہذیب پہنچایا تھا - ہمارے مذہب کے بانی نے تحصیل علم کیطرف متعدد طرح سے لوگون کو رغبت دلائی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام کی دوسری صدی مین مسلمانون نے علوم کیطرف توجہ کی اور جہان سے انکو ملا اونہون نے علم اخذ کیا اور چند روز مین اور قومون کے لئے استاذ ہونے کی عزت حاصل کی - مسٹر ارث جرمن کے مورخ نے نہایت انصاف سی یہہ بات لکھی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچھہ کیون نہ سیکھا ہو مگر اُنہون نے اپنی قابلیت ولیاقت سے اسکو بہت کچھ ترقی دی -

ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے منقول ہی - ایک فرانسیسی عالم کا یہ قول ہی کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم وفنون اور اسباب تمدن اون مختلف قومون تک پہنچا دین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پھیل رہی ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اس قوم عرب سے حاصل کئے - فنون ودستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جاکر بخوبی حاصل کیا تھا اور پھر خود اُسکو ترقی دی تھی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک

یہی اسباب دنیا اگر خدا کے قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہ سراسر دین ہین - بلکہ جو دنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دُنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو مل سکتا ہے - دُنیا اور اسباب دنیاوی کو چھوڑ کر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دنیا کا نہ آخرت کا " **دوسرا** مضمون " **اقسام ملازمت** " جسمین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کی معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی - ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین -

---

گھڑی بطور تحفہ کے شارلیمین بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تھا بھیجی تھی اور جسکا ذکر ایجن ہارڈ صاحب نے کیا ہے - مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہی * * *

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عمدہ تھے غرضکہ آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی - یہانتک کہ [illegible] ترقی کی - گیارہوین کے آخری تیرہوین صدی تک جو صلح و لڑائیان مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین ہی ہین انکی نسبت یورپ کے مورخون کا قول ہی کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئی اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اسی زمانہ سے اہل یورپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے اُن مشرقی قومون سے سیکھے اور شہریون کی عادتین اختیار کی اور دنیا کے حالات تحقیق کرنے کے واسطے سفر کی عادت ڈالی خلاصہ یہ کہ یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اسی وقت سے معلوم ہوئے جب سے وہ مسلمانون کی اُن قومون سے ملے جو تمدن اور حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین اُن سے فائق تھین -

تجارت اور زراعت مین بھی مسلمانون نے بہت ترقی کی تھی اُنکو ہمیشہ سفر کی طرف رغبت رہی جب انکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر ہمالیہ تک پہونچی تو اُسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہو گئے اور فن زراعت مین تو مثل

تیسرا مضمون تعلیم انگریزی جسمین یہ بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فوائد ہین اور کیا کیا مضار اور ان کے مضار کا علاج ہے۔

یہ مضامین تحریر مین آکر شائع ہون گے تو امید ہے کہ ان مضامین کے پڑہنے کے بعد ایسے لوگ بہت ہی کم رہجائین گے۔ جو دنیاوی ترقی کو مخالف اسلام سمجھکر اس مین سعی نکرین۔

ان کے کوئی نہ تھا"۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۲۶۶ کہا ہے۔ "بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہ خیال و مقال ہے کہ انگریزی پڑھنی گناہ ہے۔ پھر اس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دنیا مین عزت و ترقی پیدا کرنا اور بھی سخت گناہ ہے۔ مسلمانون کو چاہیئے کہ صرف دینی علوم پڑہین۔ اور علم پڑہکر خدا کی یاد و عبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریان [illegible] پس جو شخص یا کوئی جماعت مسلمانون کے لئے انگریزی پڑھنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنے کے لئے یہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو اُن کو بلاؤن مین پھنساتے ہین خیرخواہ ہرگز ہرگز نہین ہین۔

اِس خیال و مقال کے دو جواب مین اوّل یہ کہ (جو بادی الرائے پر مبنی ہے) کہ اس انجمن[*] نے اِن لوگون کے لئے انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفاہیت حاصل کرنے کے تجویز و تائید نہین کی جو دینی علوم پڑھتے پڑہاتے ہین اور رات دن قال اللہ قال الرسول اور خدا کی ذکر و یاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے۔ وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا ان کے کام اور دن سے کرا دیتا ہے اور پکی پکائی بھجوا دیتا ہے۔ بلکہ یہہ تجویز و تائید اِن لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا و اسباب دنیا کی طرف لگی رہتی ہے۔ ان لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اِسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دنیا ہی کے طالب ہین تو اِس دنیا کو

[*] یعنی انجمن ہمدردی اسلامی لاہور جسکا اسمقام رسالہ اشاعۃ السنۃ مین ذکر ہے

اس **مضمون** شکریہ و مشورہ مین ہم اپنے سست و پست ہمت بھائیون کے (جو اپنے قصور کا الزام مذہب یا قضاء و قدر کے ذمہ لگانا اپنا مذہبی ورثہ سمجھہ رہے ہین اور بایں خیال وہ ہاتھ پاؤن ہلانا عبث یا معصیت جانتے ہین) اس **خام عذر** کا جواب دینا چاہتے ہین کہ ہمارا انگریزی زبان سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے تک و دو کرنا کیا نتیجہ دیکھتا ہے جس حالت مین سرکاری نوکریان اقوام غیر ہنود وغیرہ کے ہاتھ مین ہین جو اسوقت دخیل

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵

ذلیل طور پر اور ذلیل ہو کر حاصل نہ کرین بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جس مین وہ خود بھی آسایش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنے اور ابنائے جنس (خصوصاً ان مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کر سکین۔

وہ دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراس کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نہ کرین بلکہ انگریزی علم (جنکا اسوقت مناسب قدر و منزلت ہے) حاصل کرکے سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم و معصیت کی صریح معاونت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کر سکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غائر سے پیدا ہوا ہے) یہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑہنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا بلکہ اسمین ثواب اخروی و رضاء الٰہی کا حصول بھی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمانون کے لئے انگریزی زبان کے سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کافرون کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑھنی اور سیکھنی بھی منع ہو جاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندون کی زبان ہے۔ فارسی پارسی آتش پرستونکی

اور شرکار سلطنت ہین۔

وہ جواب یہ مژدہ ہے کہ ہز ہائینس ہز اکسیلنسی لارڈ **ڈفرن** گورنر جنرل وایسرائے کی فیاض گورنمنٹ نے تمہارے اس عذر کو بھی اُٹھا دیا اور تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ کر تمکو حضیض افلاس و مذلت سے نکالنا چاہا ہے چنانچہ اپنے (انڈیا گورنمنٹ کے) **رزولیوشن** مورخہ **۱۵** جولائے کے بائیسوین فقرہ مین ہز اکسیلنسی نے صاف فرما دیا ہے کہ بہت سے عہدے

مسلمان کے استعمال مین یہ دونون زبانین پیچھے پڑ آئی ہین۔

عربی زبان بہی اگرچہ آنحضرت صلعم کے زمانہ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابو جہل و ابو لہب) کی زبان تھی۔ اُن لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالی اپنی مقدس کلام (قران مجید) کو اس عربی زبان مین جس کو کافرون کی [illegible] ہر ایک نبی پر اسی زبان مین نازل ہوئی ہین جو اس نبی کی قوم کی (کافر کیون نہو) زبان تھی چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم۔ (ابراهیم ۱۶)	ہے ہم نے کوئی رسول نہین بہیجا مگر اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ انکے پاس ہماری وحی

و احکام بیان کرے۔

خدا تعالی کا یہ فرمانا اور قران مجید وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اتارنا اسبات پر کامل اور روشن دلیل ہی کہ کسی زبان کو (کافرون کے کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکھا جاوے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکھنی منع نہین ہے۔

صحیح بخاری مین بطور تعلیق۔ اور تاریخ بخاری مین باسند زید بن ثابت سی روایت ہی کہ آنحضرت

عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیھود حتی کتبت للنبی صلعم	صلعم نے انکو حکم دیا کہ یہودیون کی خط و کتابت سیکھ لین۔ وہ کہتے ہین کہ مینے سیکھ لی یہانتک کہ

تفصیل حاشیہ صفحہ ۹۰

اس قسم کے ہین کہ جنکی بخشش لوکل گورنمنٹون عدالت ہائی کورٹ اور لوکل افسرون کے ہاتھ مین ہے - عالیجناب گورنر جنرل بہادر خواہش رکھتے ہین کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری نوکری کا واجبی حصہ نہین ملتا ہے لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہائے ہائی کورٹ جب مواقع اس ناہمواری تعداد کو برابر کرنے کی کوشش کرینگے اور اپنے ماتحت افسرون کو تاکید کرینگے کہ جب وہ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کے لئے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضروری خیال رکھین

کتب واقراتہ کتبہم - (بخاری صفحہ ۱۰۶۸)

مین آنحضرت صلعم کو یہودیون کے لئے خط لکھدیتا اور انکے خط پڑہ سناتا اور اگر یہی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خداتعالی کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ شیخ ابوالحسن اشعری کا قول ہے جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہے اور ان آیات قران کا کہ

وعلم آدم الاسماء کلہا (بقر ع ۴)

ومن آیاتہ خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم - (الروم ع ۳)

"خداتعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے" اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خداتعالی کی نشانیون سے ہے" یہی اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین کہا مفصل بیان کیا ہے * * * * تو اس صورت مین آسانی کہ جہگڑا طے ہوتا ہے کیونکہ اس تقدیر پر سبہی زبانین خدا کی زبانین ہوئین - پہر اسکی نبی اور صفی آدم علیہ السلام کین - کسی کافر کے کفر کا اسمین دخل نہوا -

اس بیان سے (یقین ہے) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکہنے کی شرع مین کوئی ممانعت نہین ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم مین بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ہندی فارسی عربی * * * * ہان بعض انگریزی کتابون کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہین جن سے لوگون کے عقائد مسلمہ خراب ہو جاتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑہتے ہین پابندی مذہب چہوڑ دیتے ہین - مگر اسکا علاج یہ نہین کہ انگریزی پڑہنے سے لوگون کو منع کیا جاوے یہ علاج تب کارگر ہوسکتا ہے جبکہ انگریزی کے متعلق لوگون کی غرض دنیاوی نہو اور منع کرنیسے انکا انگریزی نہ پڑہنا متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہ ہے کہ اس انگریزی کے ساتھ مذہبی

نقل اشاعۃ صفحہ ۹۶

کہ گورنمنٹ کے ماتحت دفترون مین مسلمان کتنے مقرر ہین - اسکی کیفیت صوبجات کی سالانہ رپورٹ مین درج کرنے سے نفع حاصل ہوگا"

اسی رزولیوشن کی پیروی کرنے اور ہز اکسیلنسی کی دلی خواہش پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال نے رزولیوشن مورخہ ۱۸ - اکتوبر شائع کیا ہے جسمین فقرات منقولہ بالا رزولیشن انڈیا گورنمنٹ کو نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے - "انڈیا گورنمنٹ کی خواہشون کو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶

تعلیم کو بھی شامل کردین اور ان لوگون کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہین مذہبی تعلیم کے اسباب و وسایل بہی بہم پہنچاوین - جنکے ذریعہ سے ان کے عقائد خراب ہونے سے بچ سکین - × × × × ان لوگون کا یہ خیال کہ نوکریان و دنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے - اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جائز نہیں ہے [illegible] کتاب وسنت و آثار سلف امۃ مین پائے نہین جاتے -

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ ضعف و غربت کو پہنچا ہے - انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلت و افلاس ہورہی ہے جسکے بیان کی ضرورت نہین - الحق یہ لوگ باوجود دعوی دوستی و خیرخواہی اسلام - اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہون مثل مشہور ہے کہ "نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر ضرر رسان ہے" - انہی لوگون کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہین کرسکتے - قومی کیا شخصی کامون مین بھی عاجز اور درماندہ ہین" - پھر اس کی تصدیق و تائید مین چند حالات و واقعات کا بیان کیا ہے کہ "اگر یہی لوگ اس دنیا سے دست بردار ہوکر مفلوک ہوجائین اور کسب و تجارت چھوڑ کر ان کی طرح ننگ ہوجاوین تو ان حضرات کو اپنے خیال کی غلطی کا یقین ہوجا ے جبکہ ان کو ہدیئے

برلانے کے لئے بنگال گورمنٹ نے رونیو بورڈ۔ افسران صیغہ جات سرکاری اور لوکل افسران سے استدعا کی تھی کہ سرکاری عہدون پر مسلمانون کے تقرر کی کیا حالت ہے اس کو وہ دریافت کر کے رپورٹ کرین اور یہ بھی لکھین کہ جس مقام مین مختلف فرقہ کے سرکاری ملازمان کی تعداد مین ناہمواری ہے اسکو برابر کرنے کے لئے کیسے مواقع پیش آتے ہین اور آیا تقرر کے موجودہ ضوابط و قواعد کسی طرح پر مسلمان امیدوارون کے لئے

روزانہ اور فی سبیل اللہ آمدنیان بند ہو جائین "۔

اور **جلد پنجم** مین بصفحہ **۳۱۵** بجواب اس سوال کے "کہ کفار کی نوکری مسلمان کو جائز ہے یا ناجائز۔ اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھ فرق ہے یا نہین" لکھا ہے "جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اسمین انکو نوکری (مسلمان [illegible] جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسی کی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بھی جائز نہین۔ اسمین کفر و اسلام کو کچھ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھہ فرق نہین۔ جواز و عدم جواز کا مدار و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے۔ پھر جس کام کو ناجائز قرار دین اس کا بالیقین ناجائز ہونا ضروری ہے عدم جواز کا محتمل ہونا کافی نہین لہذا جو کام جواز و عدم جواز دونو کا احتمال رکھتا ہے اور مسلمان کو اسکے عدم جواز کا علم نہین ہے وہ کام اسکو بجاے خود یا کسیکی نوکری سے کرنا ناجائز نہو گا"۔

پھر اسکی مثالین کتاب و سنت سے اور اسپر دلیلین بکثرت نقل کی ہین جو ۲۶ صفحہ مین تمام ہوئی ہین۔

اور **جلد ششم** مین ایک حکیم کے اقوال نقل کر کے اسکے نتائج کیطرف مسلمانون کو متوجہ کیا اور بصفحہ ۲۶۳ کہا ہے "**مسلمان** (جنکو نتائج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دنیاوی حالت **دو فریق** ہین۔ **ایک** تو وہ

نقشہ حاشیہ صفحہ ۹۶

گرانبار ہین یا نہین -

شق اول کی نسبت جو کیفیت بہیجی گئی ہے وہ ناکامل ہے - کیونکہ چند افسرون نے مسلمان ملازمون کی تعداد ہی نہین بہیجی ہے - بہرحال کافی طور پر یہہ بات دریافت ہو چکی ہے کہ سرکاری ملازمت کے چند صیغون مین اور بہت سے اضلاع مین مسلمانونکو سرکاری نوکری کا وہ حصہ نہین ملتا ہے جسکے وہ بلحاظ لیاقت و قابلیت مستحق ہین

جو تارک الدنیا کہلاتے ہین اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجھے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات شبانروزی ذکر و عبادت و تعلم و تعلیم علوم دینیہ مین صرف کرتے ہین دوسرے وہ جو طالب دنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دنیا اور اسکے وسائل مین سرگرم ہین [illegible] حرفت و تجارت - ملازمت - تحصیل علوم دنیاوی مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین - اِن مواعظ و نصایح مین دونو فریق کے لئے مفید نتایج ہین اگر وہ توجہ کرین -

[illegible] صفحہ ۹۶

فریق اوّل کو ان سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ مسلمان اپنے دینی اشتغال اور علوم کی تکمیل کے ساتھ دنیاوی علوم کی طرف بھی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی نہ دینگے انکے مذہب و قومیّت کا قیام بھی ناممکن ہے -

اس سے ہمارا مطلب یہ نہین کہ سبھی مسلمان علماء و مشایخ انگریزی پڑھنا شروع کر دین یا ہر مدرسہ و خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بھی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بھی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کی تحصیل و

بنگال کے ۲۴ پرگنہ کے مالی سررشتہ مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین۔ ہوگلی بردوان اور دوسرے چند اضلاع مین بھی یہی کیفیت ہے۔ ہر ضلع جسکے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو مقرر ہین جن مین مسلمان صرف ۹ ہین۔ دفاتر کلکتہ مین سے انسپکٹر جیل کسٹم ہوس اسٹامپ و اسٹیشنری اور شپنگ ماسٹرون کے دفترون مین رپورٹ پہنچی ہے ان دفترون مین مسلمان ایک بھی نہین ہے۔

تتمہ حاشیہ صفحہ ۹۶

تکمیل کے ساتھ ان علوم کی طرف بھی توجہ کرین۔ جنکے ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت وشوکت وشریک سلطنت ہوسکین اور اسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب و قومیّت کو قائم رکھین مذہب و قومیّت کا قائم رہنا ہرگز ممکن و متصور نہین جب تک کہ قوم مین صاحب ثروت وشوکت وشرکار سلطنت پیدا نہون۔

ایک زاہد یا کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کی گوشہ مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہ سکتا ہے جبکہ اسکی قوم ایسی صاحب ثروت و شوکت ہو جسکی معاونت سے وہ فارغ البال رہے اور اقوام غیر کی مزاحمت سے مطمئن و باامن۔ اور جس حالت مین اسکی قوم کو فقر وادبار نے گھیر لیا ہو تو اُسکو ذکر و درس کیلئے خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے۔ اور اس کی طمانیت کب متصور قوم کے لوگ فقر و ادبار سے خود ہی قومیّت سے خارج ہونے لگے تو اسکے امن وطمانیت کا کفیل و ذمہ دار کون ہوگا۔

فریق ثانی کو ان مواعظ و نصائح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ انکا شب و روز تحصیل علوم و وسائل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کی تحصیل و تکمیل اور مذہب اسلام کی محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہے اور یہہ یقین کرنا چاہئے کہ مذہب قومیّت کا جزیا شرط ہے۔ لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر قومیّت مین نقصان متصور ہوگا ۔

ناہمواری تعداد کا سبب خود مسلمانون کی رغبت مین پایا جاتا ہے - کیونکہ وہ فارسی اور عربی سیکھنے کو جو اسوقت سرکاری کام کے انجام مین بہت کم تائید پہنچاتا ہے - انگریزی سیکھنے پر ترجیح دیتے ہین - حالانکہ ہندو لوگ اپنے لڑکون کو عہد طفولیت سے انگریزی پڑھاتے ہین - نیز وہ مسلمان جو اسکول اور کالج مین تعلیم پاتے ہین اپنی زبان بھی سیکھتے ہین اور اسلیئے بکار آمد علم مین زیادہ وقت صرف نہین کر سکتے ہین - یہ عادت ایسے خیالات پر مبنی ہے کہ جنکا وہ واجبی طور پر فخر کر سکتے ہین مگر اسکی تاثیر زوال پذیر ہوتی جاتی ہی - رونیو بورڈ نے لکھا ہے کہ ۱۸۸۵ء تک بی اے کی ڈگری پانے والون مین سے مسلمان کی تعداد فیصدی ڈہائی سے کم تھی اور بی ایل کی ڈگری پانے والون مین فیصدی دو سے کچھ زیادہ تھی مگر ۱۸۹۶ء مین بی اے مین انکی تعداد سوا چھ سے زیادہ تھی - اور بی ایل کی سوا نو سے کچھ کم تھی - [illegible] ترقی کی ہوگی - اور سرکاری ملازمت کے قابل امیدوارون کی تعداد چوگنی ہوگئی ہے -

ناہمواری تعداد برابر کرنے کا امکان صوبہ بہار مین دکھلایا گیا ہے - پہلی تمام عہدون پر بنگالی مقرر کئے جاتے تھے - حالانکہ وہ لوگ وہان کی زبان سے کامل واقفیت نہین رکھتے تھی - اور اس اصول کی تائید مین یہ کہا جاتا تھا کہ قابل امیدوار دستیاب نہین ہوتے تھے - جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یہ عذر پسند نہین تھا - اور اسلیئے جناب ممدوح نے تہوڑے وقت کے بعد اس صوبہ کے تمام عہدون پر وہان کے لوگون کو مقرر فرمایا جس سے نہ صرف سرکاری ملازمت کو نفع پہنچا بلکہ حکومت کی خوشنمائی ہوئی - بہار مین اب بہت عہدون پر مسلمان مقرر ہین٭ -

٭ اس فقرہ رزولیوشن پر صاحب اڈیٹر پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ نے بالفاظ ذیل ریمارک کیا ہی "لیکن لفٹنٹ گورنر کے اس بیان کی نسبت کہ بہار مین مسلمانون کی مناسب تعداد سرکاری ملازمت مین داخل ہی ہم قیاس کرتی ہین کہ انکو صحیح خبر نہین ملی ہی اس سبب سے ہم رائے دیتی ہین کہ لفٹنٹ گورنر براہ مہربانی اسبارہ مین کیفیتین طلب فرماوینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ اس ذریعہ سے اصلی حالت منکشف ہوجائیگی" -

کئی افسرون نے رپورٹ کی ہے کہ سرکاری ملازمت مین داخل ہونے کا یہ قانون کہ کوئی شخص ۲۵ برس کی عمر کے بعد داخل نہین کیا جاویگا مسلمانون کے حق مین کسقدر ترمیم کیا جاوے کیونکہ تحصیل علم مین اُن کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے - یہ قانون مالی وجوہات پر اور اس نیت سے کہ پنشن خوارون کی تعداد زیادہ بڑھنے نہ پاوے بنایا گیا ہے - انڈیا گورنمنٹ کی پالیسی کے عملدرامد کیلئے دوسری تحریک یہ کی گئی ہے کہ چند حالتون مین ان امیدوارون کو ترجیح دینی چاہئے کہ جو فارسی پڑھنی اور لکھنی جانتے ہین - مسلمان امیدوارون کی جو سرکاری نوکری کے قابل ہین ایک فہرست تیار کرنی چاہئے اور تمام حکام کے پاس بھیجنی چاہئے - بہرحال جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اسوقت صرف انڈیا گورنمنٹ کے احکام کیطرف ان افسرون کی توجہ رجوع کرنا چاہتے ہین جو سرکاری عہدہ دار امیدوارون کے تقرر یا انتخاب کا اختیار رکھتے ہین جن دفترون مین بالفعل کوئی مسلمان نہین ہے وہان کے افسر [illegible] قابل [illegible] مسلمانون [illegible] تقرر کرین اور خبرگیران رہین کہ بعد تقرر کے کسی قسم کی بدسلوکی ان کے ساتھ نکیجاوے - جو لوگ تقرر کا اختیار رکھتے ہین انکو خیال رکھنا چاہئے کہ ضرورتِ وقت کے سوا اَور امور مین بھی پیش نظر رکھے جاوین یعنی سرکاری ملازمت کی بہتری کے سوا یہ بھی ضروری ہے کہ عہدون کی تقسیم کا مناسب خیال رکھا جاوے تاکہ ایک بڑی اور با اختیار جماعت ورطۂ زوال مین نگرے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ وہ جماعت منافع عام حکومت کے لئے تائید کرے "۔

گورنمنٹ کے اُن رزولیوشنون پر ہم دل سے شکرگذار ہین - اور

اپنے تمام اسلامی بھائیون پر بحکم اُس قول اپنے پیغمبر کے جس کو ہم اپنے مضمون کا زیب عنوان کرچکے ہین اس احسان گورنمنٹ کا کہ اُسنے ہمارا واجبی حق ہمکو دینا چاہا ہے شکریہ ادا کرنا انکا مذہبی فرض سمجھتے ہین - اور ہم امید رکھتے ہین کہ ہماری ملک کی اسلامی انجمنین - انجمن اسلامیہ - انجمن ہمدردی اسلامی لاہور وغیرہ وغیرہ اس شکریہ کے متضمن گورنمنٹ کی خدمت مین اڈریس پیش کرین گی - اسکے ساتھ ہی ہم اپنے اسلامی بھائیون کی خدمت مین

ناصحانہ التماس کرتے ہین کہ اب تو وہ اپنا آپ سنبھالین اور اپنے آپ کو گرداب مذلت و افلاس سے نکالین - اس مضمون اور ان رزولیوشنون کو پڑھنے کے بعد بھی وہ ہاتھ پاؤن نہ ہلائینگے اور اپنے حق کو پہونچنے کے سامان (علوم کارآمد ملازمت سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنا) بہم پہنچانے مین کوششین عمل مین نہ لائین گے اور اپنے قصور (کاہلی و سستی) کا الزام گورنمنٹ یا اپنے مذہب یا مدبران قضا و قدر کے ذمہ لگائین گے تو اُن کی مرض کا کوئی علاج نہین ہے

رزولیوشن گورنمنٹ بنگال کے متعلق ہمارے ایک معزز ہمعصر اڈیٹر شحنہ ہند نے بطور ریمارک کچھ تقریر کی ہے اور اسمین اپنے منصب کوتوالی و احتساب کے مطابق جھوٹی عذرآوری کی خوب خبر لی ہے - اس مقام مین اس تقریر کا نقل کرنا لطف سے خالی نہ ہو گا -

آپ نے اپنے پرچہ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۸۶ء مین فرمایا ہے - "جو اہل اسلام انگریزی تعلیم [illegible] بھی شاید یقین کرتے ہون گے کہ وہ دنیا ہی مین ہین اور دنیوی ضرورتین اور حاجتین انکے پیچھے لگی ہین - اوّل تو وہ خود دنیا کو نہین چھوڑ سکتے وہ طلب دنیا مین رات دن سراسیمہ ہین اور اگر چھوڑین بھی تو دنیا انکو نہین چھوڑ سکتی وہ دنیا کی دولت سمیٹ کر اس سے اپنی کوٹھے کٹھلے بھرنا چاہتے ہین لیکن کاہلی سے مجبور ہین شب کو خواب مین مال و دولت کی خیالی بہشت دیکھتے ہین اور جب آنکھ کُھلجاتی ہے تو یہ شعر پڑھتے ہین - ؎

تھا خواب مین خیال کو ہم سے معاملہ   جب آنکھ کُھل گئی تو زیان تھا نہ سود تھا

کاہلی نے بالکل اہل اسلام کے سامنے عصمت بی بی از بیچادری کی تصویر کہنچدی ہے - اسلام دنیا مین مسلمانون کو مفلس اور فقیر بنانے کے لئے نہین آیا - اُسنے جسطرح معاد کی راہ کھولی ہے اسی طرح معاش کے راستے بھی دکھا دئے - دنیا کے میدان مین تمام قومین سرگرم جولان ہو کر بڑھ رہی ہین سب سے بہدے ہین تو ہمارے بھائی اہل اسلام چیختے چیختے گلے بیٹھ گئے - لکھتے لکھتے قلم گھس گئی مگر ہمارے بھائی پارے کی طرح گرے تو پھر اُٹھنا محال -

مسلمان شکایت کرتے ہین کہ انگریزی عہد سلطنت مین انکو ملازمت کا ملنا محال ہوگیا ہے لیکن یہ استحالہ اُنہون نے خود اپنے ہاتھون جائز اور قائم کیا ہے۔ انگلش گورنمنٹ ہرگز بخیل نہین۔ اسکے لمبے لمبے ہاتھ مسلمانون کو سرکاری ملازمت کے لئے دورسی بُلا رہی ہین۔ لیکن مسلمانون کی اعضاء سستی اور کاہلی یا تعصب کی حماقت سے چونکہ شل ہو گئے ہین اسلئے اُن مین گورنمنٹ تک پہنچنے کی صلاحیت نہین رہی۔ وہ اپنی مزاج کی اصلاح کرین تعصب کے سوداوی مادون کا تنقیہ کرین تو گورنمنٹ تک پہنچنے کے لائق ہون۔

ذیل مین ہز انر سر لوریس ٹامس صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر بنگال کے ایک رزولیوشن کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے جو مسلمانون کو سرکاری ملازمت دینے کی نسبت ہی۔ اس رزولیوشن مین ہز ایکسلنسی نواب گورنر جنرل بہادر وائسرائے ہند کے فقرات بھی اہل اسلام کو سرکاری ملازمت ملنے کی نسبت [illegible] مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین۔ جج ضلع کے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو اور (۹) مسلمان۔ کیا یہ بات شرم کے قابل نہین؟ ہنود مین اہل اسلام سے کون سی بات زیادہ ہی۔ بلکہ عموماً اہل اسلام قابلیت جودت ذہن و ذکا مین ہنود سے بڑھی ہوئی ہین۔ لیکن اُنیسوین صدی مین ہنود اُن سے بڑھ گئی ہین۔ مسلمانون کے کانشنس کچھہ ایسی بحس ہوگئی ہین کہ اون مین حرص اور غبطہ رشک اور غیرت سے بھی متاثر ہونیکی صلاحیت نہین رہی اور زوال و ادبار کی یہی علامت ہی۔

فارسی عربی وغیرہ علوم دین کے ساتھ دنیوی علوم انگریزی وغیرہ کی تعلیم مین کون سی عقلی اور نقلی قباحت ہی۔ صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگال بھی اسی کو رو رہے ہین۔ مسلمانون کی موجودہ نسلین غفلت مین پڑی ہین اور جن لوگون نے اپنا بیش بہا وقت ضائع کر دیا ہی یا عمداً مغربی تعلیم سے نفرت کی وہ اب کف افسوس مل رہی ہین دونو کی حالت افسوس کی قابل ہی۔ خدا تعالی ہماری حالت پر رحم کری"۔

* قباحت کوئی نہین ہی چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۵ مین بدلائل عقلی و نقلی (قرآن و حدیث) ثابت ہوچکا ہی۔ یہ صرف کچھہ بحرنیکی بہانے ہین۔ کیا اچھا کسی نے کہا ہی ؎ زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ۔ کنجی گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز

(لایق توجہ گورنمنٹ)

اب بات کو ہندو اخبارون نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ جو فسادات ہندو مسلمانون مین مختلف مقامات (ہوشیارپور ۔ لودیانہ ۔ دہلی ۔ اٹاوہ وغیرہ) مین محرم دسہرہ پر ہوئے ہین ان کا **منشا** دسہرہ اور محرم کا ایک ساتھ آنا نہین ہے بلکہ اسکا اصلی منشا مسلمانون کی **گاؤکشی** ہے ۔

یہی امر ہمکو قرین **عقل وقیاس** معلوم ہوتا ہے ۔ ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہمیشہ مختلف و متفق اقوام مین غم وخوشی کے موقعے اکٹھے پیش آتے ہین پھر ایک دوسرے سے کبھی مزاحمت نہین کرتا کہ "ہمارے گھر مین آج خوشی ہے تم اپنے ماتم پر کیون چیخین مارتے ہو" یا "ہمارے گھر مین آج غم ہے تم اپنے ہان [illegible] مین خوشیان منانے اور [illegible] مشغول [illegible] ہو" اور اگر کوئی کسی سے اس قسم کی مزاحمت کرتا ہے تو اہل عقل کے نزدیک وہ بے وقوف قرار دیا جاتا ہے ۔

قانون قدرت بھی ہمکو یہی دکھاتا ہے کہ تمام صفحہ ہستی پر ایک گھر غم و الم کے سامان درپیش ہین اور اسکے ہمسایہ (قریب یا بعید) مین اسباب عیش وطرب مہیا ۔ پھر ایک قانون خداوندی کو توڑنے اور اُٹھانے اور دوسرون سے اسکا خلاف کرانے کی جمہور خلایق سے کیونکر جرٔت ہوسکتی ہے ۔

اس عقل وقدرت کی شہادت سے ہمکو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ ان فسادات کا منشا دسہرہ ومحرم کا یکجا آنا نہین ہے ۔ بلکہ وہی گاؤکشی ہے جسکو عموماً ہندو مسلمان اخبار تجویز و تسلیم کرچکے ہین یا کچھ اور ۔

واقعات نفس الامریہ کی طرف رجوع لاتے ہین تو ان مین بھی اسی امر پر شہادت پاتے ہین جسپر عموماً اخبار متفق ہین اور **عقل وقانون قدرت** اس کے مجوز و مصدق ۔

ان واقعات سے سردست ہم دو واقعہ پیش کرنا چاہتے ہین جنمین ایک پُرانا واقعہ ہے اور ایک تازہ پیش آمد۔

پُرانا واقعہ یہ ہے کہ آریہ کے پریسیڈنٹ یا لیڈر سوامی دیانند سرستی نے اپنی زندگی مین (جبنے ان سے جلد قطع تعلق کیا) یہ عزم مصمم کیا تھا کہ ملک ہندوستان سے گاؤکشی کا اثر و نشان مٹا دین اور اس امر پر گورنمنٹ کو مجبور کرین۔ اس امر کو پورا کرنے کے لئے اُنہون نے ایک میموریل تیار کرنا چاہا تھا جسپر پانچ کروڑ اشخاص ہندوستان کی شہادت ثبت ہونے سے وہ پارلیمنٹ مین پیش کیا جاتا۔ اور ان کے خیال مین (جسکی تائید ان کے کسی یوروپین دوست نے بھی کی تھی جو پارلیمنٹ کا ممبر تھا) وہ میموریل گورنمنٹ کو ان کی درخواست قبول کرنے پر مجبور کر دینے والا تھا۔

اس میموریل پر [illegible] بہت سے اشخاص ہندوستان نے جن مین بعض ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی شامل تھے دستخط کئے مگر وہ دستخط ہنوز کورم مفروض کو نہ پہنچے تھے کہ سوامی صاحب اعلے پارلیمنٹ مین بُلائے گئے اور آریہ لوگ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہوئے۔

ان کے زمانۂ وفات سے اب تک ان کے پکے اور دلاور پیرو اسی دُھن مین لگے ہوئے ہین۔ کہ جس طرح ہو سکے گاؤکشی کو ہندوستان سے اُٹھا دین اور اپنے پیشوا کے عزم بالجزم کو پورا کرین مگر اس عزم کے پورا کرنے مین وہ موجودہ چال چل رہی ہین۔

اس چال مین انکا یہ خیال ہے جسپر واقعات شاہد ہین کہ گورنمنٹ پر (جو گاؤکشی کو جائز رکھتی ہے اور اپنی قوم کے لئے اسکو ضرورت سمجھتی ہے) تو بدون جمعیت پانچ کروڑ اشخاص کے (جو ہمارے ہنوز مقتدا اور ذی رعب پیشوا کی خصوصیت تھی) جبر اور بس چل نہین سکتا چلو بالفعل گورنمنٹ کے ہم خیال و ہم عمل کمزور رعایا مسلمانون کو (جو نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ باہمی اتفاق و اتحاد) دباؤ اور ستاؤ۔ یہ ہماری ہر سال کی مارپیٹ اور عدالت کی دار و گیر (جہا نون

اور جیلخانون) سے اور بھی کمزور ہو کر گاؤکشی چھوڑ دین گے تو پھر ہم گورنمنٹ سے بھی بآسانی گاؤکشی چھوڑا دین گے۔

تازہ واقعہ یہ ہے جو ہوشیارپور مین ہوا ہے۔ اسکو اخبار رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۸۶ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

"ہوشیارپور مین ہندو مسلمانون کے فساد کی تواریخ گذشتہ دو سال سے شروع ہوتی ہے۔ جب سے کہ ہندو اور مسلمان عہدہ دارون کی تعداد ضلع مین برابر رکھنے کے اصول سے قطع نظر کیا گیا۔ اور بعض مسلمان عہدہ دارون نے اپنی خیر نہ دیکھکر فی الفور اپنی تبدیلیان کرالین جن مین سے منصف غلام جیلانی اور منصف احمدشاہ صاحبان کا نام نمونہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اب ہوشیارپور مین [illegible] کہ فسادی برپا کرین۔ اس بنا پر جو مقدمات شروع ہوئے انکا ڈپٹی کمشنر صاحب نے معمولی خلاف ورزی قانون کی تمہید مین خفیف سزاؤن پر خاتمہ کیا۔ ان خفیف سزاؤن نے ہندو پارٹی مین اور بھی برافروختگی پیدا کی اور انکا جذبہ انتقام اور بھی بڑہگیا۔ جسکا ثبوت صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ جب باہم صلح و صفائی کی گفتگو شروع ہوئی تو اُسوقت ہندؤن کی طرف سے اوّل یہ تجویز پیش کی گئی کہ مسلمانون کی طرف سے ہوشیارپور مین بالکل گاؤکشی مسدود کر دینے کا عہد کیا جائے گو مسلمانون نے اپنے آپ کو کم طاقت سمجھکر یہ امر بھی منظور کر لیا تھا۔ مگر پھر بھی ہندؤن کے صلاح کارون نے اس امر پر اکتفا نہ کیا بلکہ اُنہون نے زور دیا کہ مسلمان اس اقرار کو لکھکر بدین مضمون حلف کرین کہ وہ آیندہ گائے کے گوشت کو سور کے گوشت کی برابر سمجھین گے۔ غرضکہ اسکے ساتھ ہی گذشتہ سال مین محرم اور دسہرہ یکجا واقع ہوا جسمین ایک معزز خاندان جنٹلمین شہزادہ فریدون انسپکٹر پولیس پر ہندؤن کی طرف سے حملے ہوئے۔ مگر ہندو پارٹی کی دباؤ سے افسرون کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ شہزادہ صاحب کو اس نالش کی پیروی سے دست برداری پر مجبور کرین۔ اس واقعہ سے ہندؤن کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے اور اسی اثنا مین ہندؤن کے ایک شوالہ کا مقدمہ جو پیش ہوا تو اسنے بھی مخالفت کے خیالات کو

بڑہا دیا - باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے اسپر مکرر ستہ کر نظر ثانی کے لئے ایما ہوا - مگر غلبہ قومی نے ہندو صاحبان پر اسکا کچھہ اثر نہونے دیا - حتی کہ گورنمنٹ کے ایما اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے حکم سے کمیٹی کو ہندؤون پر نالش کرنی پڑی - اس مقدمہ کو ہندو پارٹی نے اپنا ایک مذہبی مقدمہ بنا لیا تھا اسلئے یہ کوئی غیر متوقع بات نہ تھی کہ جو معزز مسلمان گواہ انکے برخلاف گذرے ان کی وجہ سے وہ عام مسلمانون کی نسبت اپنے مخالفانہ خیالات کو اور بھی ترقی دینے کا موقع پائین -

یہ تو پہلی تواریخ فساد کی تہی اب اس سال عید الضحی کے موقعہ پر چند ہندو عہدہ دارون نے مرزا اعظم بیگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال کو اپنے ساتھ شامل کر کے مسلمانون کو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اس سال گائے کی قربانی نہ کرین - مرزا صاحب جو ایک سیدھے سادھے صلح کل انسان ہین انہون نے [illegible] چاہی - وہ پہر تک تو مسلمان اسکو سرکاری حکم خیال کرتے رہے - مگر جب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایک مسلمان اردلی نے صاحب بہادر سے قربانی گائے کی اجازت چاہی تو اسوقت صاحب موصوف کو اس مخالفت کا حال معلوم ہوا اور انہون نے بنظر معدلت گستری یہ حکم بہیجدیا کہ ہماری طرف سے گائے کی قربانی کی کوئی ممانعت نہین۔ اسوقت مسلمانون نے چند گائین قربانی کین - اس واقعہ نے ہندؤن کے غصہ کی جلتی آگ پر اور بھی تیل ڈالدیا - اور اس غصہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب محرم و دسہرہ کے موقعہ پر انہون نے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ شروع کیا - "

یہ دونو واقعے* سچے ہین (اور گورنمنٹ کو ان کے سچے ہونے نہ ہونے کی تحقیق آسان ہے) تو اخبار نویسون کی وہ راے جسپر عقل و قانون قدرت کی بھی شہادت پائی جاتی ہے لایق تسلیم گورنمنٹ ہے - اسصورت مین **اس فساد کے انسداد** کی ان دو صورتون مین سے ایک ہی **صورت** ہے جو ذیل مین معروض ہے

* دوسرے واقعہ کے سچے ہونے پر مسٹر ہیرس نے اس فیصلہ مین جو مقدمہ شیخ مہر علی کو تفویض سشن کرنیکی مشتہرہ باب مین انہون نے (۲۰) نومبر کو تحریر کیا ہے کسیقدر شہادت پائی جاتی ہے

ان دو صورتون مین سے ہم اپنی طرف سے کوئی ایک صورت معین نہین کرتے کیونکہ ہم مسلمان ہین اور گاؤ کشی کے مجوز لہذا جو صورت ہم اپنے رائے سے معین کرین گے وہ مسلمانونکی حق مین مفید ہوگی تو یکطرفہ اور رعایتی رائے سمجھی جائیگی - بلکہ گورنمنٹ کی خدمت مین ہم دونو صورتین پیش کرتے ہین ان دونو مین سے جس ایک صورت کو گورنمنٹ ممکن العمل اور اپنی پالیسی کے موافق سمجھی عمل مین لاوے -

ایک صورت یہ ہے کہ گاؤ کشی کو بالکل بند کر دے مسلمانون کے علاوہ اپنی فوجون اور کمسریٹون مین بھی اسکی ممانعت کا حکم جاری کرے - اس صورت سے ہمارے زور آور اور صاحب زر ہم وطن خوش ہو جائین گے - اور بخوشی خاطر گورنمنٹ اور اپنے زیر دست ہم وطنون (مسلمانون) کو [illegible] مسلمان بھی جو اسوقت نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ بکثرت شخصی وجاہت نہ قومیت اس حکم سے ناراض نہونگے جسکی دو وجہ ہین - اول یہی انکی کمزوری و بے دست پائی - دوسری یہ کہ وہ اپنی اسی کمزوری کے سبب گائے کی جگہ بکری اونٹ سے کام لینگے - کہانتک تو اکثر مسلمان پہلے ہی سے ہندؤن کے میل جول کی خاطر بکریون سے کام لیتے ہین قربانی کے لئے وہ گائے کی جگہ اونٹ ذبح کر لینگے - اونٹ کی قیمت سو پچاس روپیہ میسر نہ آئے تو ناچار اسمین بھی بکریون پر اکتفا کرینگے -

دوسری صورت یہ کہ گاؤ کشی کو ایسا وسیع کر دے کہ ہندؤن کو اسکے انسداد و موقوفی کی کسی عمل و تدبیر سے طمع نہ ہے - اس صورت مین ہمارے ہم وطن بہائی صاحب زور و زر (ہندو) مایوس ہو کر اپنے کمزور اور زیر دست ہم وطنون سے صاف سینہ ہو جائین گے اور یہہ خیال فرمائین گے کہ جب ہماری زبردست فرما قوم اس عمل کی حامی ہے اور اسکو ہندوستان سے اٹھانا نہین چاہتی تو ہمکو زیر دست آزاری سے کیا فائدہ -

وسعت گاؤ کشی کی ہماری خیال مین چند ایسے طریق ہین جن سے بلا احتمال کسی نقصان کے اسکی وسعت ہو سکتی ہے - ان طرق کو ہم اسوقت عرض کرینگے جب بہ [illegible] دوم کیطرف

گورنمنٹ کی توجہ دیکھین گے۔

مہر دست ہم ایک طریق کے بیان کرنے سے رک نہین سکتے گورنمنٹ صورت دوم (وسعت گاؤکشی) کو توجہ کی نگاہ سے دیکھے خواہ نہ دیکھے۔

اس طریق کے بیان سے ہماری وطنی بھائیون (ہنود) کو یہ بھی معلوم ہو جاے گا۔ کہ وسعت گاؤکشی کیصورت مین ہم گورنمنٹ سے اپنے حق سے زاید اور غیر واجبی امر کی درخواست نہین کرتے اور نہ اس مین ہندؤن کے مذہب یا فعل سے کسی قسم کی تعرض و مداخلت چاہتے ہین۔

وہ طریق یہہ ہے

تو تسلیم گاؤکشی کے گورنمنٹ ایک اشتہار جاری کرے اور ایک عملی کارروائی کرے

مضمون اشتہار یہہ ہو

گورنمنٹ کے زمانہ حکومت مین گاؤکشی کا انسداد ناممکن امر ہے اور حکم جواز گاؤکشی ناقابل تنسیخ ہے خواہ اس مین پانچ کروڑ نہین دس کروڑ اشخاص کی طرف سے درخواست انسداد پیش ہو۔ اس حکم کے جاری رکھنے پر گورنمنٹ کو وجوہات ذیل باعث ہین۔

وجہ اوّل

انسداد گاؤکشی مین مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی و بیجا مزاحمت پائی جاتی ہے جو گورنمنٹ کی نیوٹرلٹی کے مخالف ہے بخلاف ابقاء حکم گاؤکشی کے کہ ہمین ہندؤن کے مذہب اور فعل سے مزاحمت نہین ہے اور نہ انکو کسی امر خلاف مذہب پر مجبور کیا جاتا ہے۔

ہندو اگر یہ خیال رکھتے ہین کہ گاؤکشی ہمارے مذہب کے مخالف ہے گو اس کے مرتکب دوسری اقوام (اہل اسلام و عیسائی) ہین اسلیئے اسکا انسداد ضروری ہے تو ایک دن شاید انکو یہ خیال بھی پیدا ہوگا کہ مسلمانون کا اون کے بتون کی عبادت نکرنا او عیسائیونکا

چہ چون مین نماز پڑھنا ہمارے اصول مذہب کے مخالف ہی یہہ بھی بند ہونا ضرور ہے - جو بحکم عقل و انصاف و اصول سلطنت خام خیال ہے - اور توجہ و لحاظ گورنمنٹ کا مستحق نہین ہے* - ایسا ہی ان کا وہ خیال ہے اگر انکو وہ خیال ہے

وجہ دوم

گورنمنٹ کی قوم اہل یورپ کے لئے جو ہندوستان مین آباد ہین گائے کا گوشت ایسا ضروری اور شرط صحت و مدار زندگی ہے جیسا ہندؤن کے لئے گائے وغیرہ کا دودہ اور گھی - بلکہ اس سے بھی بڑہکر لہذا گاؤکشی کے انسداد مین اہل اسلام کے مذہب مین بیجا مداخلت کے علاوہ گورنمنٹ کی قوم کی زندگی اور صحت کے خطرناک ہونیکا بھی یقین ہے -

ان وجوہات کی نظر سے حکم جواز گاؤکشی کو ہمیشہ کے لئے قائم و ناقابل نسخ قرار دیکر اعلان عام کیا جاتا ہے کہ جو شخص آئندہ کسی جلسہ عام یا کسی اخبار مین اس حکم گورنمنٹ کے مقابلہ مین انسداد گاؤکشی کا کوئی مضمون بیان یا تحریر مین لائے گا وہ مفسد و باغی قرار دیا جائے گا اور اسکی تحریر و تقریر کو اس غرض پر مبنی قرار دیا جائے گا کہ وہ ملک مین فساد قائم کرنا اور گورنمنٹ پر بیجا دباؤ ڈالنا چاہتا ہے - اور اس جرم کے بدلے وہ اسقدر (جسقدر گورنمنٹ مناسب سمجھے) سزا کا مستوجب ہوگا -

عملی کارروائی یہہ ہو کہ جس وقت اور جس مکان مین (بپابندی قواعد سابق) مسلمان اپنے کہانے یا قربانی کرنے کو گائے ذبح کرنا چاہین اسوقت اور اس مکان مین گورنمنٹ مسلمانون کو خاص طور پر مدد دے اور مزاحمت ہندؤن سے انکی پیشگی حفاظت کرے -

اس اشتہار اور عملی کارروائی سے گاؤکشی کی ایسی وسعت متصور ہے جس مین نہ کسی قسم کا مذہب یا فعل ہنود سے تعرض پایا جاتا ہے نہ مسلمانون کی کوئی ناواجبی رعایت

اسمین موجود ہے لہذا اس سے ہندؤن کی طرف سے کسی قسم کی واجبی شکایت یا فساد پیدا ہونے کا احتمال نہین ہے بلکہ گاؤکشی کے انسداد سے ان کو مایوس ہونے اور اس مایوسی کے سبب اُن کی طرف سے فساد موتوف ہونے اور ملک مین امن قائم ہونے کی کامل امید ہے -

اہل حدیث کا خطاب ("اہلحدیث") پُرانا خطاب ہے اور دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا

لائق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی مذاہب

جو لوگ بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے اور اہلحدیث کہلاتے ہین انکا قدیم سے چلا آنا اور ان کے اس عمل کا زمانہ قدیم مین پایا جانا ہم اپنے مضمون "اہل حدیث قدیم مین یا جدید" بضمن رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ ثابت کر چکے ہین -

اس مضمون مین یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ان کا یہ خطاب بھی ویسا ہی قدیم ہے جیسا کہ ان کا وجود و عمل قدیم ہے اور اس خطاب سے کسی اسلامی فرقہ کی دل آزردگی متصور نہین ہے - اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خطاب اب نیا تجویز ہوا ہے اور زمانہ قدیم مین کوئی خاص فرقہ اہلحدیث کے نام سے نامزد و مشہور نہ تھا ان ہی فقہا مذاہب اربعہ کو اہلحدیث کہا جاتا تھا اور اب کسی فرقہ کو اہل حدیث کہنے مین دوسرے اسلامی فرقون کے اہل حدیث نہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو انکی دل آزردگی کا موجب ہے" وہ اسلامی تاریخ اور اسلامی مذاہب سے ناواقف ہین اور غور و تامل سے کام نہین لیتے -

اس ادعا کے ثبوت کے لئے ہم سردست تین دلائل پیش کرتے ہین۔

اوّل یہ کہ یہ خطاب "اہلحدیث" ایک گروہ خاص کے لئے خود ان ہی مذاہب کے اکابر و اعیان نے (جنکا اس خطاب سے دل آزردہ ہونا فرض و خیال کیا گیا ہے) تجویز کیا ہے اور اس خطاب سے اپنے فقہار مذاہب کو مراد نہین ٹھہرایا ہے (جیسا کہ بعض ناواقفون کو وہم ہوا ہے) بلکہ ان فقہار کے مقابلہ مین ایک جداگانہ گروہ کو اسکا مصداق قرار دیا ہے۔ پھر کیونکر ممکن و متصور ہے کہ اس خطاب سے انکی یا ان کے پیروان و مقلدین کی دل آزردگی ہوگی۔

اس دلیل کی تفصیل مین ہم چند کتب معتبرہ حنفیہ وغیرہ کی عبارات پیش کرتے ہین۔

فتاوی حمادیہ[1] مین بذیل کتاب حدود اور رد المحتار[2] مطبوعہ مصر کی جلد ۳ مین بصفحہ ۱۹۰ نقل کیا ہے کہ ابوبکر جوزجانی کے عہد مین [illegible] کے ایک پیرو نے ایک اہلحدیث کی بیٹی کا نکاح چاہا تو اُسنے کہا تو اپنا مذہب حنفی چھوڑ دے اور نماز مین رفع الیدین اور امین بالجہر کرے تو مین تجھے لڑکی کا نکاح کر دون گا اوس نے ایسا کیا تو اس کا معاملہ شیخ ابوبکر جوزجانی کے سامنے پیش ہوا۔ تا آخر۔

حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفة خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنته فی عهد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذهبه فیقرأ خلف الامام و یرفع یدیه عند الانحطاط و نحو ذلک فاجابه فزوجه فقال الشیخ بعد ما سئل عن هذه و اطرق راسه النکاح جائز۔ (فتاوی حمادیہ و رد المحتار ص ۱۹۰ جلد ۳)

اور رد المحتار جلد ۳ بصفحہ ۴۴۴ کہا ہے کہ علامہ اکمل کی شرح[3] اصول بزودی مین ہے کہ ہمارے اکثر ہم مذہب (حنفیہ) اور امام شافعیؒ کے اکثر پیرو اس امر کے قایل ہین کہ جن چیزون کی جواز یا ممانعت کی نسبت شرع کا کوئی حکم وارد نہو وہ مباح الاصل

و فی شرح اصول البزودی للعلامة الاکمل قال اکثر اصحابنا و اکثر اصحاب الشافعی ان الاشیاء التی یجوز ان یرد الشرع باباحتها و حرمتها قبل وروده علی الاباحة

وھی الاصل فیہا حتی ابیح لمن لم یبلغہ الشرع ان یاکل ماشاء والیہ اشار محمد فی الاکراہ حیث قال اکل المیتۃ وشرب الخمر لم یحرما الا بالنہی فجعل الاباحۃ اصلاً والحرمۃ بعارض النہی وھو قول الجبائی وابی ہاشم واصحاب الظاہر وقال بعض اصحابنا و بعض اصحاب الشافعی ومعتزلہ بغداد انہا علی الحظر وقالت الاشعریہ وعامۃ اہل الحدیث انہا علی الوقف حتی ان من لم یبلغہ الشرع یتوقف ولا یتناول شیئا

(رد المختار جلد ۳ صفحہ ۲۴۴)

ہین ان کے نزدیک اس شخص کو جسکو شریعت نہ پہنچے سب کچھہ کہا لینا مباح ہے - اسی کی طرف امام محمد کے اس قول کا کہ مردار اور خنزیر کو شرع ہی نے حرام کیا ہے اشارہ پایا جاتا ہے انہون نے سب چیزون کو مباح الاصل قرار دیا ہے اور حرمت اشیاء کو نہی شارع کے سبب سے عارضی ٹہرایا ہے یہی جبائی اور ابوہاشم اور ظاہریہ کا قول ہے اور ہمارے بعض اہل مذہب اور امام شافعیؒ کے بعض پیرو اور بغداد کے معتزلہ قائل ہین کہ اصل حکم تمام چیزون مین ممانعت ہے اشعریہ اور اکثر اہلحدیث کا مذہب توقف ہے وہ کہتے ہین جسکو کسی چیز کی نسبت شرع سے جواز کا حکم نہ پہونچے وہ اُسکے کہانے سے توقف کرے۔

ایسا ہی مسلم الثبوت (۴) کے متن اور حاشیہ نہیہ (۵) اور ملامبین کے حاشیہ مسلم مین تمام چیزون کے اصلی حکم حرمت یا اباحت کی نسبت علماء کا اختلاف بیان کیا اور اس مین

واما الخلاف المنقول عن اہل السنۃ ان الاصل فی الاحکام الاباحۃ ای لیس فی الفعل ثواب ولا فی الترک عقاب کما ھو ای الاصل الاباحۃ مختار اکثر الحنفیہ والشافعیہ قال الحاشیۃ منہم العراقیون قالوا والیہ اشار محمد فیمن ھدد

مذہب اہلحدیث کو مذہب حنفیہ وشافعیہ کے مقابلہ مین ذکر کیا ہے اس مقام مین حاشیہ ملامبین کی عبارت با ترجمہ نقل کیجاتی ہے۔ اہل سنت کا یہ اختلاف کہ اصلی حکم اباحت ہی جسکے عمل پر نہ ثواب ہو نہ عذاب جیسے اکثر حنفیہ وشافعیہ کا مذہب ہی مصنف نی حاشیہ

بالقتل على اكل الميتة وشرب الخمر فلم يفعل حتى قتل بقوله خفت ان يكون آثماً لان اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهي كذا في التقرير انتهى او الاصل الحظر كما ذهب اليه اى الى الحظر غيرهم اى غير اكثر الحنفية والشافعية قال في الحاشية منهم ابو منصور الماتريدي وصاحب الهداية وعامة اهل الحديث

(حاشیہ مسلم الثبوت للملامبین)

مین کہا ہے کہ عراقی فقہا رحنفیہ اسی مذہب والون مین ہین وہ کہتے ہین اسی مذہب اباحت کیطرف امام محمد نے بھی اپنے اس قول مین اشارہ کیا ہے کہ جسکو مردار کھانے یا شراب پینے پر قتل سے کوئی ڈراوے اور وہ مردار نہ کھائے اور شراب نہ پیئے تو مجھے خوف ہے کہ وہ گناہگار ہوگا۔ کیونکہ مردار و شراب تو صرف حکم شرع سے حرام ہوئے ہین، اس قول مین انہون نے اباحت کو اصلی ٹھہرایا ہے اور حرمت کو عارضی۔ یا وہ اصل حکم ممانعت ہے چنانچہ اکثر حنفیہ و شافعیہ کے سوا اور لوگ قائل ہین۔ ان کی تمثیل مین مصنف نے حاشیہ منہیہ مین کہا ہے کہ از انجملہ امام ابو منصور ماتریدی اور صاحب ہدایہ ہین اور اکثر اہلحدیث۔

(۶) اشباہ والنظایر اور (۷) حموی شرح اشباہ والنظایر مطبوعہ کلکتہ مین بصفحہ ۱۰۰ لکھا ہے کہ بعض اہل حدیث نے لکھا ہے کہ اصل حکم اشیار کا حرمت ہے ان کی

وقال بعض اهل الحديث الاصل فيها الحظر ودليله ان التصرف من ملك الغير بغير اذنه لا يجوز۔

(حموی شرح اشباہ والنظایر ص۱۰۰)

دلیل یہہ ہے کہ ملک غیر مین بلا اذن اسکی تصرف جائز نہین ہے۔

اور (۸) طحطاوی مطبوعہ مصر کی کتاب الذبایح مین بصفحہ ۱۵۳ لکھا ہے اگر کوئی معترض کہے کہ تمکو اپنا (اہل سنت حنفیہ شافعیہ وغیرہ کا) سیدھے راہ پر ہونا کیونکر معلوم ہوا حالانکہ ہر ایک اسلامی فرقہ شیعہ خارجی وغیرہ یہی دعوی کرتے ہین اس کے

فان قلت ما وقوفك على انك على صراط مستقيم
وكل واحد من هذه الفرق يدعى انه عليه قلت
ليس ذلك بالادعاء والتشبث باستعمال
الوهم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جهابذة
هذه الصنعة وعلماء اهل الحديث الذين جمعوا صحاح
الاحاديث فى امور رسول الله صلعم واحواله
وافعاله وحركاته وسكناته واحوال الصحابة
والمهاجرين والانصار الذين اتبعوهم
باحسان مثل الامام البخارى ومسلم وغيرهما
من الثقات المشهورين الذين اتفق اهل
المشرق والمغرب على صحة ما اورده فى
كتبهم من امور النبى صلعم واصحابه رضى الله عنهم

جواب میں مین کہون گا کہ یہ بات صرف
دعوی اور وہم کے ساتھ تمسک کرنے سے
نہین ہے بلکہ اِس امر کے پرکھنے والون اور
اہل حدیث کی نقل کی شہادت سے ہے
جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم وصحابہ وتابعین کے احوال و
افعال و اقوال مین حدیثین جمع کی
ہین ۔

اور ملا علی قاری کی شرح
فقہ اکبر مین ہے کہ ازانجملہ
ایک یہہ مسئلہ ہے کہ مقلد کا (جو خدا
کو بلا دلیل مانے) ایمان معتبر و درست
ہے امام حنیفہ رح و سفیان ثوری و امام مالک و اوزاعی و شافعی و احمد اور اکثر فقہا
اور اہل حدیث کہتے ہین کہ اسکا ایمان صحیح
ہے مگر وہ مقلد تمسک بدلیل کے ترک کرنیسے
گناہگار رہے ۔

منها ان ايمان المقلد الذى لا دليل معه صحيح قال
ابو حنيفة وسفيان الثورى ومالك والاوزاعى
والشافعى واحمد وعامة الفقهاء واهل الحديث صح ايمانه
ولكنه عاص بترك الاستدلال الخ (شرح فقه اكبر)

اور ردالمختار جلد ۳ مین بصفحہ ۲۹۳
وصفحہ ۳۰۹ فتح القدیر سے نقل کیا ہے کہ خوارج جو مسلمانون کی خونریزی اور
مالون کو حلال سمجھتے ہین اور صحابہ کو کافر
بتاتے ہین اکثر فقہا اور اہل حدیث کے
نزدیک باغیون کے حکم مین ہین ۔ بعض

وذكر فى فتح القدير ان الخوارج الذين يستحلون
دماء المسلمين واموالهم ويكفرون الصحابة
حكمهم عند جمهور الفقهاء واهل الحديث